www.emarsiya.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
یا علیؑ مدد

مرثیہ

(دشمنِ حسین یا دشمنِ رسولؐ)

(۱)

اے طبعِ تشنہ۔ ساقیٔ کوثر کے پاس چل
جس گھر میں سلسبیل ہے اس گھر کے پاس چل
شیدائے شہرِ علم ہے۔ تو در کے پاس چل
چاہے جو دیدِ خیرِ بشر۔ سر کے پاس چل
منزل پرا ہماک جو پہنچائے گا تجھے
بے مانگے مدعا۔ وہاں مل جائے گا تجھے

(۲)

مسند نشیں۔ امیرِ مقدم ہیں۔ بزم میں
ایمانِ کُل۔ وزیرِ مکرم ہیں۔ بزم میں
پردہ نشیں۔ تقدسِ مریم ہیں۔ بزم میں
حسنین کے عروج مسلّم ہیں۔ بزم میں
خادم گروہِ حور و ملک۔ انجمن میں ہے۔
جلوہ نما۔ خدا کی جھلک۔ انجمن میں ہے۔

(۳)

پیشِ نظر۔ نبیؐ کے ہیں انصار۔ صف بصف
جزیہ گذار داہلِ مودت ہیں۔ دل بکف
سب کی نظر ہے۔ منظرِ معصوم کی طرف
قرآں سے آرہی ہے یہ آواز۔ لاتخف
چاہے اگر فلاح تو یہ اہتمام کر
وردِ زبانِ پاک۔ درود و سلام کر

www.emarsiya.com

(۴)

پڑھنے لگا درود جو ناداں ۔ بغیرِ آل
سُن کر ہوا حبیب خدا کو بہت ملال
فرمایا ۔ اہلِ دیں ہے تو اپنی زباں سنبھال
صلوات ۔ دُم بُریدہ نہ پڑھ ۔ او زبوں خصال
خود کو بچا ۔ مصیبتوں کے احتمال سے
مجھ کو جُدا خیال نہ کر میری آل سے

(۵)

ہیں آئے درود میں ۔ دو جزو آشکار
کرتے ہیں ایک پر تو عمل سارے دیندار
جزوِ دوم سے ملتا ہے یہ حکم کردگار
سر خم کرو رسولؐ کے آگے بانکسار
اچھا نبیؐ کے دوستوں کو کہنا ۔ دین ہے
بے زار اُن کے دشمنوں سے رہنا ۔ دین ہے

(۶)

مومن کا فرضِ عین ہے ۔ اہلِ ولا سے پیار
وہ متقی ہے ۔ رکھے جو آلِ عبا سے پیار
پیار اہلِ بیت پاک سے ہے مصطفےٰؐ سے پیار
جو پیار مصطفےٰ سے ہے وہ ہے خدا سے پیار
چاہو نبیؐ کو ۔ حیدرؑ کرار کی طرح
جاں دو علیؑ پہ ۔ میثم تمار کی طرح

(۷)

ابرِ کرم ہیں ۔ منبع جود و سخا ۔ علیؑ
حاجت روائے خلقِ خدا ۔ مرتضیٰ علیؑ
کہتے ہیں جب بھی طالب امداد ۔ یا علیؑ
ایک آن میں پہنچتے ہیں ۔ چالیس جا علیؑ
چالیس جا تو دیکھ لیا ممکنات میں
ہر گاہ ہے یہ نفسِ خدا کائنات میں

www.emarsiya.com

(۸)

کیسے کرے علی سے تقابل کوئی حریف
یہ نورِ کردگار - وہ پیدائشی کثیف
مولا - قوی جواں ازلی - مدعی ضعیف
ان کے تو جبرئیل امیں بھی نہیں حلیف
وہ - سدرہ تک - عطائے قوی سے پہنچ گئے
قوسین پر یہ پہلے نبیؐ سے پہنچ گئے

(۹)

پوچھے اگر کوئی - گئے کیسے علیؑ وہاں
سن لے - علی ہیں نفسِ خداوندِ انس وجاں
اللہ کا تو جسم ہے کوئی نہ ہے مکاں
دعوت میں کون کرتا مداراتِ میہماں
دستِ خدا سے کام خدا نے چلا لیا
مخدوم کا مزاج داں خادم بلا لیا

(۱۰)

معراج کے سفر میں - سواری جہاں گئی
رستے میں ہر مقام پہ نذرِ ولا ملی
حکم خدا تھا عام کہ صلوٰۃ علی النبیؐ
لرزیدہ جبرئیل کی آواز آتی تھی
اللہ - کتنی اونچی محمدؐ کی ذات ہے
نعلینِ پا کے سائے میں کل کائنات ہے

(۱۱)

پہنچے قریب منزلِ قوسین جب حضور
خوش آمدید سُن کے ملا قلب کو سرور
اندازِ ہمنوا کا جو لہجے میں تھا ظہور
احسنت و مرحبا سے ہوا اضطراب دور
جلوہ گری ، نہاں بھی ، عیاں بھی ، خدا کی تھی
خطبہ بھی تھا خدا کا - زباں بھی خدا کی تھی

www.emarsiya.com

(۱۲)

شربت کا جام لیکے جو پردے سے آیا ہاتھ
انگشتری شناخت میں آئی ۔ بڑھایا ہاتھ
مہمان و میزباں کے ملے دل ۔ ملایا ہاتھ
اللہ نے حبیب کو جس دم ۔ دکھایا ہاتھ
مہجور طبع کیف سے معمور ہو گئی
تنہائی کی تمام گھٹن دور ہو گئی

(۱۳)

مہمان و میزباں میں اہم گفتگو ہوئی
مقصد سے کچھ زیادہ نہ کم گفتگو ہوئی
قرآں تو کھا رہا ہے قسم ۔ گفتگو ہوئی
لیکن کتاب میں نہ رقم ۔ گفتگو ہوئی
محفوظ علم مظہرِ پردہ نشیں میں ہے
پورا مکالمہ ۔ دلِ اہلِ یقیں میں ہے

(۱۴)

واپس زمیں پر آئے جو محبوبِ کبریا
عقدِ علیؑ و فاطمہؑ کا فرض ادا کیا
حق نے حسنؑ حسینؑ انہیں بیٹے کئے عطا
جن کا وجود بن گیا اسلام کی بقا
دونوں حیاتِ صاحبِ معراج بن گئے
دونوں سرِ جناں کے لئے تاج بن گئے

(۱۵)

دونوں کو قصرِ دل میں بسایا رسولؐ نے
دونوں کو ۔ نورِ چشم ۔ بتایا رسولؐ نے
دونوں کو ۔ یادگار ۔ دکھایا رسولؐ نے
دونوں کو ۔ محسنِ دوش بنایا رسولؐ نے
دونوں تھے شہسوار قیام و قعود میں
دونوں تھے زیبِ مہرِ نبوت سجود میں

www.emarsiya.com

(۱۶)

تحفہ ملا حسنؑ کو جو اک بچہ ہرنی کا
لائی حسینؑ کے لیئے خود ہرنی دوسرا
خیرالوریٰ جو کر چکے شکرِ خدا ادا
خوش دیکھکر نواسوں کو دل سے لگا لیا

واقف جو تھے مآل سے ہر نورِ عین کے
چوما حسنؑ کے منہ کو۔ گلے کو حسینؑ کے

(۱۷)

اصحاب سے یہ کہتے تھے اکثر۔ حبیبِ رب
کرتا نہیں میں پیار نواسوں کو بے سبب
ان کا تعب ہے میرا اور اللہ کا تعب
لازم ہے دیندار کو اِن دونوں کا ادب

کر لو یقیں - یہ دونوں میرے دل کا چین ہیں
ضامن مری بقا کے حسنؑ ہیں حسینؑ ہیں

(۱۸)

کتنی سعید تھی شبِ معراج کی سحر
فرحان و شادماں تھا دلِ سیّد البشر
پڑھکر نمازِ فجر - بارکانِ مختصر
اصحاب کو دکھانے لگے منظرِ سفر

دیندار دل تو کیف سے سرشار ہوگئے
مشکوک تھے جو پہلے وہ بے زار ہوگئے

(۱۹)

شبلی نعمانی لکھ گئے ہیں یہ کتاب میں
کافر تھے ایسے بزمِ رسالت مآب میں
اوڑھے ردائے دیں، جو چھپے تھے حجاب میں
اکثر تھے بے ادب وہ نبیؐ کی جناب میں

ایماں سے انحراف - ہمیشہ رہا انہیں
قرآں سے اختلاف - ہمیشہ رہا انہیں

www.emarsiya.com

(۲۰)

اسلام کے خلاف جو تھے بانیٔ فساد
ان کو نہ تھا نبیؐ کی صداقت پر اعتماد
عدلِ الٰہ پر بھی نہ رکھتے تھے اعتقاد
کرتے تھے اہلِ علم کی تکذیب بدنہاد
قرآں کو خوف سے نہ بتایا گیا غلط
سینتیس ۳۷ آیتوں کو تو کہہ ہی دیا غلط

(۲۱)

کوشش رہی۔ صداقتِ دینِ خدا چھپائیں
احسان کلمہ پڑھنے کا اللہ پر جتائیں
دل سے بنا بنا کے حدیثیں نئی سنائیں
اپنا نظام۔ نام پر اسلام کے چلائیں
ہر دشمنِ رسولؐ سے الفت جتاتے تھے
ملتا تھا اقتدار تو قرآں جلاتے تھے

(۲۲)

اس دور میں بھی ایسے منافق ہیں لاتعد
کرتے ہیں جاہ و زر کیلئے کام بد سے بد
فتنہ فساد کرتے ہیں برپا لبِ شدّ و مدّ
دل کے غلام۔ جہل سیر۔ دشمنِ خرد
کہتے ہیں سدِّ راہ نہ زحمت ملے ہمیں
مغضوب حکمراں ہوں۔ حکومت ملے ہمیں

(۲۳)

نعرہ یہ ہے۔ نبیؐ کی ضرورت نہیں ہمیں
دنیا ارم ہے۔ خواہشِ جنت نہیں ہمیں
دل صاف ہیں۔ علیؑ سے کدورت نہیں ہمیں
مصلحِ حسنؑ تھے۔ ان سے عداوت نہیں ہمیں
لیکن اجاڑے جائیں گے گلشن حسینؑ کے
ہم دوست ہیں یزید کے دشمن حسینؑ کے

www.emarsiya.com

(۲۴)

دل میں منافقوں کے ہے عزت یزید لعین کی
کوشش یہ ہے کہ عام ہو سیرت یزید لعین کی
بدنامیوں سے پاک ہو شہرت یزید لعین کی
قائم ہو مملکت میں حکومت یزید لعین کی
ہم ہوں وزیر ملک - صدارت ہمیں ملے
ورثہ یزید لعین کا ہے - یہ دولت ہمیں ملے

(۲۵)

اہلِ فساد ہیں اِسی حسرت میں کو بکو
پکڑے نہ جائیں ہم جو بہائیں کہیں لہو
پڑھتے رہیں نماز دکھاوے کی بے وضو
ملّت ہمیں سمجھ لے - وطن دوست - نیک خو
سارے مخالفین رہیں احتساب میں
ہم کو ہی منتخب کریں سب انتخاب میں

(۲۶)

واقف ہیں ان کے عزم سے حکام ذی شعور
کرتے نہیں معاف - بد اعمال کا قصور
عادل جو توڑ دیتا ہے کوئی سر غرور
بھڑکاتے ہیں عوام کو جا جا کے دور دور
دھتکار دیتی ہے انہیں کثرت عوام کی
ہوتی نہیں نصیب - حمایت عوام کی

(۲۷)

ہر کلمہ گو ہے واقفِ ارشاد مصطفےٰ
پیارا نہیں مجھے کوئی دشمن حسینؑ کا
ہر دشمنِ حسینؑ سے ناراض ہے خدا
جو دشمنِ خدا ہے وہ دوزخ میں جائیگا
لیکن منافقین پر اس کا اثر نہیں
ان کے دلوں میں خوفِ خدا کا گذر نہیں

www.emarsiya.com

(۲۸)

باقی دمِ حسینؑ سے ہے گلشنِ رسولؐ
دنیا کو رزق دے رہا ہے خرمنِ رسولؐ
کیسے منافقوں کو ملے دامنِ رسولؐ
جو دشمنِ حسینؑ ہے وہ دشمنِ رسولؐ
ظاہر میں اختلاف شہِ کربلا سے ہے
باطن میں اصل بغضِ رسولِ خدا سے ہے

(۲۹)

یہ رنج ہے۔ بتوں کو جو توڑا رسولؐ نے
سوئے ہوئے دلوں کو جھنجوڑا رسولؐ نے
باقی نشانِ کفر نہ چھوڑا رسولؐ نے
کیوں مختلف ضمیروں کو جوڑا رسولؐ نے
بکھرا رہی تھی جسم میں جب جان خوف سے
بننا پڑا ہمیں بھی مسلمان خوف سے

(۳۰)

کیوں اپنا دیں۔ جہاں میں چلایا رسولؐ نے
کیوں کافروں کو کلمہ پڑھایا رسولؐ نے
کیوں مُردہ ذہنیت کو جلایا رسولؐ نے
کیوں اپنا اقتدار جمایا رسولؐ نے
پروا اپنے ساتھیوں کی جان کی نہ کی
بیعت نبیؐ نے کیوں۔ ابوسفیان کی نہ کی

(۱)

رکھتے اگر نبیؐ۔ ابوسفیان سے دوستی
نوبت نہ آتی معرکۂ بدر کی کبھی
ہوتی معاویہ کو علیؑ سے نہ دشمنی
محفوظ رہتی جانِ حسنؑ کی سلامتی
پیدا نہ ہوتی دل میں کبھی نفرتِ یزیدؔ
کرتے حسینؑ ابنِ علیؑ۔ بیعتِ یزیدؔ

www.emarsiya.com

(۳۲)

ظاہر کریں نبیؐ سے مخالف جو اختلاف
کوئی بھی کلمہ گو نہ کریگا انہیں معاف
مطلق نہ کام آئیگا اسلام کا غلاف
سورہ منافقون کا کہہ دیگا صاف صاف
کافر یہ با عقیدۂ سابق ہیں مومنو
پہچان لو یہی تو منافق ہیں مومنو

(۳۳)

یہ ہیں جنہیں ہے بغض رسالتمآب سے
یہ ہیں جو منحرف ہیں خدا کی کتاب سے
یہ ہیں جنہیں غرض نہیں روزِ حساب سے
یہ ہیں جو بچ سکیں گے نہ قہر و عتاب سے
جنسِ مغلظات کے تاجر یہی تو ہیں
دوزخ میں جانے والے مسافر یہی تو ہیں

(۳۴)

یہ ہیں لڑے رسولؐ سے جو فتح مکہ تک
یہ ہیں جو چھینتے ہیں زرِ غیر بے دھڑک
یہ ہیں ادا جو کرتے نہیں قیمتِ نمک
یہ ہیں جو اب بھی لیتے ہیں کفار سے کمک
اسلام دشمنی جو قدیمی شعار ہے
اب بھی انہیں یہود و نصاریٰ سے پیار ہے

(۳۵)

ان کے عناد سے ہوئے خیر الوریٰ شہید
زہراؑ کو ضربِ بغض و حسد نے کیا شہید
مذموم سازشوں سے ہوئے مرتضیٰؑ شہید
زہرِ منافقت سے ہوئے مجتبیٰؑ شہید
مہمان بلا کے گھر سے شہِ مشرقین کو
یہ ہیں جنہوں نے قتل کیا تھا حسینؑ کو

www.emarsiya.com

(۳۶)

میدانِ کربلا پہ ذرا ڈالیئے نظر
اس سمت ہے نواسہ۔ دلِ سیّد البشر
فوجِ بنیرۂ ابوسفیان ہے ادھر
خیر البشر کے لال سے کہتے ہیں اہلِ شر
مانو۔ ہے اصلِ دینِ خدا۔ سیرتِ یزیدؔ
اب تم کرو بجائے نبیؐ۔ بیعتِ یزیدؔ

(۳۷)

کرتے قبول کیسے حسینؑ اس خطاب کو
ٹھکرا دیا مطالبۂ اضطراب کو
گاڑا زمیں میں گورکنِ انقلاب کو
مرکر بچایا دینِ رسالتمآبؐ کو
خونِ حسینؑ۔ شکر کے سجدے میں بہہ گیا
اسلام۔ دینِ بانیٔ اسلام رہ گیا

(۳۸)

پامال لاشیں کر رہے ہیں دشمنانِ دیں
خیمے جلا کے چھینتے ہیں چادریں لعیں
دُرّے لگا رہے ہیں یتیموں کو اہلِ کیں
پہنا رہے ہیں بیڑیاں عابدؑ کو بدیقیں
خوش ہیں منافقین جو بیداد جور سے
شرمندہ کفر و شرک بھی ہیں ان کے طور سے

(۳۹)

اب کربلا سے کوفے کے بازار میں چلو
ہمراہِ آلؑ مجمعِ اغیار میں چلو
کوفے سے اب دمشق کے دربار میں چلو
عابدؑ کے ساتھ محفلِ مے خوار میں چلو
دربار میں خبر نہیں کتنے لعین ہیں
اتنا سنا ہے سات سو کرسی نشین ہیں

www.emarsiya.com

(۴۰)

خادم سنا رہے ہیں ترانے یزیدؔ کو
سب ڈھول لگ رہے ہیں سہانے یزیدؔ کو
یاد آئے جب پرانے زمانے یزیدؔ کو
چونکا دیا کسی کی صدا نے یزیدؔ کو
سب کو اگر ہے اپنی زباں کھولنے کا حق
درباریو ! مجھے بھی تو دو بولنے کا حق

(۴۱)

غل پڑ گیا کہ حق ہے تو منبر پہ جا اسیر
جو کچھ سنانا چاہے وہ ہم کو سنا اسیر
پیش یزیدؔ خطبہ جو پڑھنے لگا اسیر
درباریوں کی ہستیوں پر چھا گیا اسیر
حاکم لرز گیا جو مدلل بیان سے
قیدی کا خطبہ رد کنا چاہا اذان سے

(۴۲)

بے وقت اذان کی جو صدا ہو گئی بلند
قیدی نے احترام سے کر لی زبان بند
کر کے شہادتِ نبویؐ کی ادا پسند
حاکم سے پوچھ بیٹھا یہ محبوس ارجمند
تو نے ابھی رسولؐ خدا جس کو مانا ہے
تیرا کوئی بزرگ ہے یا میرا نانا ہے

(۴۳)

کہنا پڑا کہ تیرے ہی جد ہیں رسولؐ پاک
تو نے ذلیل کر کے جو کاٹی ہے میری ناک
زندہ نہ رہ سکے گا۔ ابھی ہوگا تو ہلاک
جلاد تیشے سے ترا سینہ کرے گا چاک
میں خوش ہمیشہ خون بہانے سے ہوتا ہوں
تیرا کلیجہ چابوں گا۔ ہندہ کا پوتا ہوں

www.emarsiya.com

(۴۴)

یہ سن کے بولیں زینبؑ مغموم و خستہ حال
اپنی زبان روک یزید زبوں خصال
کس جرم پر ہے قتل کے قابل یہ میرا لال
سچ بات سن کے ہوگیا کیوں غیر تیرا حال
احسان ہے ہمارا تجھ ادنیٰ غلام پر
تو حکمران بنا ہے مرے جد کے نام پر

(۴۵)

بولا یزید ۔ شمر ۔ دے اِس بی بی کو سزا
زینبؑ کی سمت ۔ شمر جو دُرّہ لیئے بڑھا
ملعون کی سدِّ راہ ہوئی فِضّہؓ باوفا
دُرّہ لگا جو شمر کا فِضّہؓ نے دی صدا
اے حبشیو! یزید پہ قربان جاتے ہو
اور اپنے ملک و قوم کی عزت گنواتے ہو

(۴۶)

شہزادی ہوں تمہاری ۔ ہے میمونہؓ میرا نام
فضّہؓ کہا نبیؐ نے تو اب ہے یہ عرفِ عام
رکھی ہوئی جو تخت پہ ہیں باصد احترام
پاپوش ہیں وہ میری جنہیں کرتے ہو سلام
دربار میں یزید کے غیرت کہاں گئی
شہزادی کے دفاع کی ہمت کہاں گئی

(۴۷)

پہچانا حبشیوں نے جو فضّہؓ کو دفعتاً
کہنے لگے یزید سے وہ سارے تیغ زن
روک اے یزید ۔ شمر کو ۔ ورنہ پڑے گا رن
مقتل بنے گی تیرا ۔ یہ سفّاک انجمن
ہوں گے ذلیل ہم نہ نگاہِ عوام میں
ندی بہے گی خون کی دربارِ شام میں

www.emarsiya.com

(۴۸)

جب زوجۂ یزیدؒ نے دیکھا یہ ماجرا
بے پردہ باہر آگئی فوراً وہ باخدا
بولا یزیدؒ. ہند سے۔ یہ کیا غضب کیا
درباریوں کے سامنے کیوں آئی بے ردا
دکھّا نہ منہ دکھانے کے قابل عوام میں
مجھ کو ذلیل کر دیا دربارِ عام میں

۴۹

یہ ہند نے یزیدؒ لعیں کو دیا جواب
اے منکرِ خدا دنبیؐ۔ داعیٔ کتاب
بے پردگی سے میری۔ ہوا تجھ کو اضطراب
بے حرمتی سے آلؑ کی آتا نہیں حجاب
شرم آئی تجھ کو۔ سر پہ جو میرے ردا نہیں
کچھ احترام زینبؑ و کلثومؑ کا نہیں

(۵۰)

سبطِ نبیؐ کو قتل کیا۔ تو نے۔ بے حیا
گھر فاطمہؑ کا لوٹ لیا۔ تو نے۔ بے حیا
مظلومیت کا خون پیا۔ تو نے۔ بے حیا
الزام دوسروں کو دیا۔ تو نے۔ بے حیا
اعمالِ بد سے اب بھی پشیمان تو نہیں
سب نے سمجھ لیا کہ مسلمان تو نہیں

(۵۱)

گھبرا کے اٹھا تخت سے ملعون و بے حیا
چادر اڑھا کے ہند کو گھر میں چلا گیا
دربارِ بد نہاد بھی برخواست ہو گیا
زنداں میں پہنچی عترتِ محبوبِ کبریا
دیکھ اے ظہورؔ۔ کون یہ کس سے مشابہ ہے
فوجِ یزیدؒ ہے نہ سپاہِ صحابہؓ ہے